NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur

Vol.1, No.01, July to Dec. 2023,
Page No. 12- 32

نصوص شرعیہ کے تناظر میں معاشرتی نظم کے مسائل اور تدارک

Problems and Remedies of social order in the context of Shariah texts

Abdul Raheem, Arabic Teacher, Govt. Elementary School, Chak No.1114/M. L, Layyah, Pakistan.

ABSTRACT

To stick to the path by adopting modesty in the field of man`s beliefs, practices, culture, economy and in morality. To create a discipline in human life, we will have to create sense of devotion of human love, responsibility and enjoining good and forbidding even with the fragrance of piety and God – fearing at individually and public level by keeping natural factors in view. We will have to organize the people under discipline by the accountability at the state level, the protection of basic human rights, determining rights and duties, justice, effective leadership, education, moral training, reward and punishment. In Pakistan, situation of discipline is objective but if we develop moral values in a society in such a way that each and every person not only became civilized person but also source of other's betterment. Instead of criticism we will have to take practical steps to organize society into discipline. We will have to improve our actions and deeds collectively.

It is great need to improve the country on the path of development by improving discipline and by solving the national security and current pressing issues like inflation, terrorism, corruption, interest system, religious prejudice and economic problem with the help of consultation, proper planning and religion vision.

Key Words: Social Order, Society, Corruption, Accountability, Moral Training, Justice, Effective Leadership.

ARTICLE INFO
Article History:
Received:
26-12- 2023
Revised:
29-12- 2023
Accepted:
29-12- 2023
Online:
31-12- 2023

CC BY

I. موضوع کا تعارف

اسلام اللہ کا پسندیدہ دین ہے اس کی بنیادی خصوصیت نظم وضبط ہے۔ اسلام فرد میں ضبط نفس کی صفت پیدا کر کے معاشرتی امن کی راہ ہموار کرتا ہے اور نظم وضبط کے ذریعے ہی فرد کی انفرادی اور معاشرتی زندگی میں تنظیم پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جن وانس کی تخلیق کا مقصد اپنی عبادت اور رضائے الٰہی کا حصول قرار دیا ہے۔[1] ہر مسلمان نے اللہ تعالیٰ کو عبادت سے، رسول اللہ ﷺ کو اطاعت سے اور مخلوق کو خدمت سے راضی کرنا ہے اور یہ مقصد معاشرتی نظم سے حاصل ہو سکتا ہے۔ افراد کی سیرت و کردار کی تعمیر میں معاشرتی نظم بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ لوگ مختلف ذہنوں، شخصیات، مزاجوں اور رویوں کے مالک ہوتے ہیں، نظم وضبط کی بدولت ان کی شخصیت و کردار کو ایک خاص سانچے میں ڈھالا جاتا ہے اور ہمارے لیے نمونہ رسول ﷺ کی ذات اقدس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کی زندگی کو اسوہ حسنہ قرار دے کر ان کی اتباع کو لازم قرار دیا ہے۔[2] زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی آپ ﷺ کی ذات سے ہی ملتی ہے اور یہ رہنمائی انسان کی کامیابی کی ضمانت ہے۔ ریاست کے ہر شہری کی انفرادی اور حکومت کی اجتماعی ذمہ داری ہے کہ وہ معاشرتی نظم کو قائم رکھے۔ اسلامی ریاست میں معاشرتی نظم قائم کرنا نہ صرف دور جدید کا تقاضا ہے بلکہ اس پر عمل درآمد کر کے دنیا و آخرت کی فلاح بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔ معاشرتی نظم ریاست کی طاقت کے بغیر حاصل نہیں کیا جا سکتا، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"اَلْاِسْلَامُ وَالسُّلْطَانُ اَخَوَانِ تَوْأَمَانِ لَا يَصْلُحُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا اِلَّا بِصَاحِبِه فَالْاِسْلَامُ اُسٌّ وَالسُّلْطَانُ حَارِسٌ وَّمَا لَا اُسَّ لَهُ يهْدِمٌ وَّمَا لَا حَارِسَ لَه ضَائِعٌ "[3]

"اسلام اور اقتدار دو جڑواں بھائی ہیں دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کے بغیر درست نہیں ہو سکتا۔ پس اسلام کی مثال ایک عمارت کی سی ہے اور حکومت گویا اس کی نگہبان ہے جس عمارت کی بنیاد نہ ہو وہ گر جاتی ہے اور جس کا نگہبان نہ ہو وہ لوٹ لیا جاتا ہے۔"

اسلامی ریاست کا ایک بنیادی اصول یہ ہے کہ اقتدار اعلیٰ کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس ہے اور ریاست کا مقصد اس کے تمام احکام کو اولاد آدم پر نافذ کرنا اور تمام قضیوں میں اس کے نازل کردہ قانون کے مطابق فریقین کے مابین عدل وانصاف کے ساتھ فیصلے کرنا ہے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ریاستی قوانین پر عمل درآمد کے ذریعے معاشرتی نظم حاصل کیا جا سکتا ہے۔

2. معاشرتی نظم کا معنی ومفہوم

"معاشرتی نظم" دو الفاظ معاشرتی اور نظم کا مرکب ہے۔ معاشرہ ایسے ادارہ کا نام ہے جہاں افراد مشترکہ مفادات کے تحفظ کے لیے مل جل کر زندگی گزار رہے ہوتے ہیں اور نظم کے معنی موتی پرونا، آراستہ کرنا، کسی چیز کو کسی چیز سے جوڑنا، موزوں لگنا۔ قوانین کی پابندی کر کے زندگی گزارنا تاکہ زندگی گزارنا آسان ہو۔[4]

معاشرتی نظم سے مراد معاشرے کے افراد کو معاشرتی نظم وضبط کے اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کے قابل بنانا تاکہ افراد کے باہمی تعلقات بہتر ہو سکیں اور وہ ایک دوسرے کے حقوق و فرائض اچھے طریقے سے ادا کر سکیں۔ اس طرح افراد معاشرہ ریاست کے قائم کردہ اصولوں کی روشنی میں اپنی زندگی گزارتے ہیں۔

ISSN Online: 3006-8215
ISSN Print: 3006-8007

Vol.1, No.01, July to Dec. 2023,
Page No. 12- 32

نصوص شریعت میں معاشرتی نظم کے حوالے سے تین الفاظ استعمال ہوتے ہیں جو ایک ہی معنی اطاعت، میانہ روی اختیار کرنا یا راہ راست پر قائم رہنا کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

- **استقامت:** ارشاد باری تعالیٰ ہے "فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ"[5] "جیسے تمہیں حکم ہے، پس ویسے قائم رہو۔"
  رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "قُلْ آمَنْتُ بِاللهِ فَاسْتَقِمْ"[6] "کہو کہ میں اللہ پر ایمان لایا، پھر اس پر قائم رہو۔"
  "استقامت کا مطلب ہے اطاعت الٰہی کو لازم پکڑنا۔ یہ لفظ جامع کلمات سے ہے اور تمام امور کا نظم وضبط ہے۔"[7]
- **المُقَارَبَةُ:** "القَصدُ الَّذِي لا غُلُوَّ فِيهِ وَلاَ تَقْصِيرَ۔"[8] "افراط و تفریط سے پاک اعتدال"
  رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "قَارِبُوا"[9] "میانہ روی اختیار کرو۔"
- **السَّداد:** "الاستقامة والإصابة"[10] "استقامت اور راہ راست کو پانا"
  رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "وَسَدِّدُوا"[11] "اور راہ راست پر رہو۔"

3. معاشرتی نظم کی ضرورت واہمیت

اسلام میں معاشرتی نظم کو جو اہمیت حاصل ہے اس کا اندازہ قرآن وحدیث کی تعلیمات سے بخوبی ہوتا ہے جو عقائد، عبادات، معاشرت، معیشت اور اخلاقیات کے ضمن میں وارد ہوئی ہیں۔ انسانی زندگی میں معاشرتی نظم کی حیثیت ریڑھ کی ہڈی کی سی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح اس کائنات کی بنیاد ایک خاص نظم پر قائم فرمائی ہے، اس کا منشا یہ ہے کہ بندے بھی اپنی انفرادی، اجتماعی، عوامی اور حکومتی زندگی میں نظم پیدا کریں۔ دراصل انسان کو زندگی گزارنے کے معاشرتی نظم کی سخت ضرورت ہے، مگر وہ اس دنیا میں توازن کے ساتھ عمل کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اس لیے اس کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے یہی اصول وضوابط اللہ تعالیٰ نے رسولوں، انبیاء اور کتابوں کی صورت میں دے کے بھیجے تاکہ انسان زندگی کے بگاڑ سے بچ سکے اور قدرت کی تخلیق کا مقصد پورا ہو سکے۔ دراصل انسان کو افراط و تفریط سے بچا کر اعتدال والے راستے پر چلانا مقصود تھا۔ اس امت کو امت وسط بھی کہا گیا ہے تو امت محمدیہ ﷺ کا اعتدال اور نظم زندگی کے ہر شعبے میں نظر آنا چاہیے۔ معاشرتی نظم کی ضرورت واہمیت مندرجہ ذیل نکات سے ظاہر ہوتی ہے:

3.1 اعتقادات میں اعتدال اور معاشرتی نظم

اسلام کے بنیادی عقائد جن پر ایمان لانا ضروری ہے ایمان باللہ، رسالت، ملائکہ، کتابوں، یوم آخرت اور اچھی اور بری تقدیر پر ایمان ہیں۔ پچھلی امتوں میں یہ خامی نظر آتی ہے کہ توحید ورسالت اور آخرت کے بارے میں افراط و تفریط کا شکار ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے توحید کے دلائل دیتے ہوئے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا

"لَوْ كَانَ فِيهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَاۚ۔"[12]

"اگر آسمان وزمین میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو ضرور آسمان وزمین تباہ ہو جاتے۔"

یعنی ہر معبود اپنا فرمان جاری کرتا، جس کی اطاعت ہر مکلف کے لیے لازم ہوتی اور معاشرتی نظم تباہ ہو کر رہ جاتا، یہی وجہ ہے کہ شرک کو سب سے بڑا ظلم کہا گیا ہے۔ اگر بیان کردہ قرآنی مصارف زکوٰۃ کے علاوہ کسی اور مصرف پر زکوٰۃ کا پیسہ خرچ کیا جائے تو زکوٰۃ کی ادائیگی نہیں ہو گی۔ اسی طرح دوسرے عقائد میں بھی اعتدال اور راہ راست کو لازم اختیار کرنا چاہیے، ورنہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

3.2 عبادات میں اعتدال اور معاشرتی نظم

عبادات اور اعمال میں اعتدال رکھتے ہوئے رہبانیت سے منع فرمایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن عمروؓ سے فرمایا

"يا عبد الله ألم أخبر أنك تصوم النهار وتقوم الليل . فقلت بلى يا رسول الله قال فلا تفعل صم وأفطر وقم ونم فإن لجسدك عليك حقا وإن لعينك عليك حقا وإن لزوجك عليك حقا۔" [13]

"اے عبد اللہؓ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم ہمیشہ دن کو روزے رکھتے ہو اور راتوں کو قیام کرتے ہو، میں نے جواب دیا یا رسول اللہ! یہی بات ہے۔ فرمایا، ایسا نہ کرو بلکہ ایک دن روزہ رکھو اور دوسرے دن چھوڑ دو، قیام کرو اور سویا بھی کرو کیونکہ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے، تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے۔"

یعنی عبادت بھی کرنی ہے تو اعتدال کے ساتھ، مستقل مزاجی کے ساتھ اور دوسروں کے حقوق کو مد نظر رکھتے ہوئے تاکہ انسانی زندگی میں انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر رویوں میں اور معاشرت میں نظم برقرار رہے۔

3.3 معاملات میں اعتدال اور معاشرتی نظم

بیع و شراء اور لین دین کے معاملات کے لیے اسلامی قوانین موجود ہیں۔ حلال و حرام کاموں کی تخصیص کر دی گئی ہے۔ مسلمانوں اور غیر مسلموں سے معاہدات وغیرہ معاملات میں شامل ہیں۔ وراثت کے حصے مقرر کردہ ہیں۔ معاملات کے بارے میں علماء فرماتے ہیں

" تَعَاشَرُوا كَالإِخْوَانِ وَتَعَامَلُوا كَالأَجَانِبِ۔"[14]

"تم بھائیوں کی طرح رہو، لیکن آپس کے معاملات اجنبیوں کی طرح کرو۔"

کوئی بھی معاملہ کرو تو لکھ لو۔ کسی دوسرے کی کوئی چیز بغیر پوچھے استعمال کرنا حرام قرار دیا گیا ہے۔ کسی کی کوئی چیز اس کی رضامندی کے بغیر لینے کے حوالے سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

" لاَ يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ ، إِلاَّ بِطِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ۔"[15]

"کسی مسلمان کا مال تمہارے لیے حلال نہیں جب تک وہ خوش دلی سے نہ دے۔"

3.4 معاشرت میں اعتدال اور نظم

اسلام نے حقوق العباد اور وراثت کے حوالے سے ہر کسی کے حقوق مقرر فرما دیئے ہیں۔ مرد، عورت، بچوں اور بوڑھوں سب کو ایک دائرہ کار میں رکھا گیا ہے۔ ہر چیز کی حد مقرر فرما دی گئی ہے جس سے آگے بڑھنے اور پیچھے رہنے کو جرم قرار دیا گیا اور اپنے حقوق کے معاملہ میں عفو و درگزر کا سبق سکھایا گیا۔ شریعت نے دوسروں کے حقوق پورا کرنے کے آداب سکھلائے۔ عائلی قوانین کے تحت زندگی گزارنے کا پابند کیا گیا۔ معاشرتی آداب کی باقاعدہ تعلیم دی گئی ہے۔ اس حوالے سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره ومن كان يؤمن بالله واليوم الأخر فليكرم ضيفه ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا أو ليصمت۔"[16]

"اللہ اور قیامت پر ایمان رکھنے والے کو پڑوسی سے اچھا سلوک کرنا چاہیے۔ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والے کو مہمان کی عزت کرنی چاہیے۔ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والے کو چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔"

3.5 اخلاقیات میں اعتدال اور معاشرتی نظم

نبی رحمت ﷺ نے جو اخلاق سکھائے اس سے دشمن دوست بن گئے، اخلاق کی تکمیل ہوئی۔ نیکی اور گناہ کی بنیاد پر حسن اخلاق کی عمارت تعمیر کی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ۔"[17]

"نواس بن سمعان فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے متعلق سوال کیا آپ نے فرمایا نیکی حسن اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور اس پر لوگوں کا آگاہ ہونا تجھے ناپسند ہو۔"

3.6 معاشیات میں اعتدال اور معاشرتی نظم

تقسیم دولت کے ایسے پاکیزہ اصول مقرر کیے کہ کوئی شخص بھی ضروریات زندگی سے محروم نہ رہے۔ قابل اشتراک چیزوں کو مشترک اور وقف عام رکھا، مخصوص چیزوں میں انفرادی ملکیت کا مکمل احترام کیا۔ حلال مال کی فضیلت، حرام مال کے مفسدات بتلائے گئے۔ ناجائز منافع خوری سے دکاندار کو جرمانہ ہو سکتا ہے یا اسے بازار سے اٹھایا جا سکتا ہے۔ سود سے منع کیا گیا، دولت کو گردش میں رکھنے کے لیے زکوٰۃ، صدقات کا نظام قائم کیا گیا تاکہ دولت امیروں سے غریبوں تک گردش میں رہے۔ معیشت میں میانہ روی کا حکم دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"ما عال من اقتصد "[18] "جس نے معیشت میں میانہ روی اختیار کیا، وہ ناکام نہ ہوا۔"

"المحتكر ملعون"[19] "ذخیرہ اندوزی کرنے والا لعنتی ہے۔"

الغرض معاشرتی زندگی کے ہر شعبے کو منظم کرنے کے احکامات دیئے گئے ہیں۔

4. معاشرتی نظم کے مسائل

معاشرے میں فساد، انتشار، نافرمانی اور عدم تعاون کے رویوں کی وجہ سے معاشرتی نظم کے مسائل سامنے آتے ہیں۔ مندرجہ ذیل چیزوں سے معاشرتی نظم کے مسائل پیدا ہوتے ہیں:

- معاشرے میں اخلاقی اقدار ختم ہونے کی وجہ سے معاشرتی نظم ختم ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے مساوات، اخوت، رواداری، صبر و تحمل، عفو و درگزر اور خوف خدا وغیرہ جیسی صفات معاشرے کے افراد سے ختم ہو جاتی ہیں۔
- تنقید برائے تنقید کا سلسلہ شروع ہونے کی وجہ سے معاشرے میں ہر جگہ معاشرتی نظم کے مسائل سامنے آ رہے ہیں۔

- ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہے اور اب ہر کوئی انفرادی طور پر اپنے معاملات کو سدھارنے کی سعی کر رہا ہے۔ اجتماعی سوچ ختم ہو کر رہ گئی ہے۔ باہمی مشاورت اور مناسب منصوبہ بندی کا فقدان ہے، جس کی وجہ سے معاشرتی نظم میں دراڑیں سی آگئیں ہیں۔
- قانون سازی بین الاقوامی دباؤ میں آکر ہو رہی ہے یا تعصب کی بنیاد پر کی جارہی ہے اور قرآن وسنت کے قوانین کو مد نظر نہیں رکھا جارہا۔ یہی وجہ ہے کہ معاشرہ میں کوئی نظم قائم نہیں ہو رہا۔
- قوانین کی تنفیذ میں عدل واحسان نام کی کوئی چیز نظر نہیں آرہی، جس کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے سے دور اور نفرت کرنے لگ گئے ہیں۔ عدم برداشت اور صبر و تحمل نہ ہونے کی وجہ سے میاں بیوی اور والدین اولاد ایک دوسرے سے دور ہوتے جارہے ہیں۔
- نظام احتساب ختم ہو کر رہ گیا ہے۔ جس کی لاٹھی اس کی بھینس والا معاملہ چل رہا ہے، جس سے معاشرتی نظم قائم نہیں ہو رہا۔
- بنیادی انسانی حقوق پامال ہو رہے ہیں، بلوچ خواتین سڑکوں پر ذلیل ہو رہی ہیں اور مذہبی وسیاسی لوگوں کو انتقام کا نشانہ بنا کر جیلوں میں بند رکھا جارہا ہے، ہر کسی کے دین، عزت، جان اور مال کا تحفظ نہیں ہو رہا تو ایسے حالات میں معاشرتی نظم کیسے قائم رہ سکتا ہے۔
- منتظمین کا رویہ عوام کے لیے نمونہ ہوتا ہے، یہاں حکمران تو دور کرسی پر براجمان ہر شخص دوسرے کے لیے ذلت اور عذاب کا باعث بنا ہوا ہے۔ پولیس اور واپڈا ہی دیکھ لیا جائے تو معاشرتی نظم کی کہانی سامنے آجاتی ہے۔
- نظام تعلیم کو دیکھ لیا جائے تو استاذ کی عزت معاشرے میں سب سے کم ہے اور نصاب سازی و جائزہ کے کام کو ادارے بوجھ سمجھتے ہیں۔ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی مفت کتب کی فراہمی برطانیہ کے مخیر اداروں کی فنڈنگ سے ہو رہی ہے۔ سخت موسم میں موسمی صورتحال سے نپٹنے کی بجائے چھٹیوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اس صورتحال میں معاشرتی نظم کیسے قائم ہو گا۔
- امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ معاشرے کا ہر فرد انجام نہیں دے رہا، چور تو پھر بھی چھوٹ جاتے ہیں، لیکن ان کے خلاف گواہی دینے والے ستم کا نشانہ ضرور بن رہے ہیں۔
- قابل، دیانت دار اور موثر قیادت رہی ہی نہیں۔ قحط الرجال کا سامنا ہے۔ ہر طرف افراتفری ہے۔ ان حالات میں لوگ ایک دوسرے سے بد ظن ہیں۔ امید کی کرن نظر نہیں آرہی جس کی وجہ سے نوجوان ملک سے باہر جارہے ہیں۔
- مروجہ سیاسی نظام معاشرتی نظم قائم کرنے میں مانع ہے۔ سیاسی جماعتیں باہمی مفادات کے لئے ملک وقوم کا نقصان کر رہی ہیں۔ قیادت نہ ہونے کی وجہ سے قوم نعرے لگوانے والے کے ہاتھ میں ہے۔
- قدرتی اور انسانی وسائل کا صحیح استعمال نہیں ہو رہا، جس کی وجہ سے ملک کو معاشی طور پر استحکام میسر نہیں۔ ان حالات وواقعات کی روشنی میں معاشرتی نظم کو کیسے قائم رکھا جائے۔
- میڈیا اس وقت عالمی اداروں کے ہاتھوں کھلونا بن چکا ہے۔ صرف وہی پروگرام اور وہی آواز سنی جاسکتی ہے جو ان عالمی اداروں کے لیے مناسب اور موافق ہو، میڈیا زیادہ تر معاشرے میں بہتری لانے کی بجائے فحاشی اور لبرل سوچ پیدا کرنے کی کوشش میں مصروف ہے اور یہ اسلامی معاشروں میں معاشرتی نظم کے انتشار کا سب سے بڑا سبب ہے۔

- مہنگائی، دہشت گردی، کرپشن، لوڈشیڈنگ، سودی نظام، مسلکی تعصب اور معاشی ناہمواری معاشرتی نظم قائم نہ ہونے کی وجہ سے پورے ملک کے نظام کو لپیٹ میں لے چکی ہیں اور یہ تمام مسائل معاشرے کے افراد کو اجتماعیت سے انفرادیت کی طرف لا کر معاشرتی نظم کو انتہائی کمزور کر رہے ہیں۔

5. معاشرتی نظم قائم کرنے کے اقدامات

دنیا کے ہر کام کو عمدگی اور سلیقے سے انجام دینے کے لیے ہر صورت میں کسی نظم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے زندگی کے ہر معاملے میں قواعد و ضوابط پر عمل درآمد ضروری ہے۔ جو انسان اپنی زندگی کے ہر شعبے کے لیے منصوبہ بندی کرتا ہو، میانہ روی اختیار کرے اور اپنی زندگی کو شریعت کے مطابق ڈھال لے، کامیابی اس کا مقدر رہے۔ افراد معاشرہ کو معاشرتی نظم کا پابند بنانے کے لیے فطری عوامل کے ساتھ ساتھ انفرادی واجتماعی طور پر عوامی اور حکومتی کاوشوں کا ہونا ضروری ہے۔

5.1 معاشرتی نظم کے فطری عوامل

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں آزمائش وامتحان کے لیے بھیجا، پھر امتحان میں کامیابی کے لیے راہنمائی، ہدایت، نصاب اور استاد کا خود انتظام فرمایا تاکہ میری مخلوق کامیاب ہو جائے۔ ان سب چیزوں میں ربط پیدا کرنے کے ضروری تھا کہ معاشرتی نظم بھی ہو، تو اس کے لیے قدرت نے خود چند ضابطے مقرر فرما دیئے کہ ان کی وجہ سے انسان معاشرتی نظم کا خود بخود پابند رہے۔ اس کے بعد جہاں انفرادی طور پر ہر انسان کو معاشرتی نظم کا پابند بنانے کے لیے اصول وضوابط یا ذمہ داری سونپی، وہاں حکمرانوں، ریاست کو بھی اس میں شامل کیا گیا کہ ریاست اور حکمران اجتماعی طور پر یہ فریضہ سرانجام دیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے معاشرتی نظم کا پابند بنانے والے عوامل یہ ہیں جو ہر مسلمان کے ضرور ی ہیں ان پر ایمان بھی رکھنا ہے اور لازم بھی پکڑنا ہے تاکہ دنیاوی واخروی کامیابی مل سکے۔

5.1.1 تقویٰ

خوف خدا اور پرہیزگاری کو تقویٰ کہتے ہیں۔ اس کی بدولت انسان معاشرتی نظم کا پیکر بن جاتا ہے۔ انسان کو قبیلے یا برادری کا بڑا ہونا فائدہ نہیں دے سکتا، اللہ کے ہاں سب برابر ہیں۔ اس بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

" إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ۔ "[20]

"اللہ کے نزدیک تم میں برتر وہی لوگ ہیں جو زیادہ تقویٰ شعار ہوں۔"

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

" يا أيها الناس ألا إن ربكم واحد وإن أباكم واحد إلا لا فضل لعربي على أعجمي ولا لعجمي على عربي ولا لأحمر على أسود ولا أسود على أحمر إلا بالتقوى "[21]

"اے لوگو تمہارا رب اور باپ ایک ہے، خبردار ماسوائے تقویٰ کے، نہ ہی کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی کوئی فوقیت حاصل ہے اور نہ ہی کسی گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر کوئی فضیلت ہے۔"

5.1.2 اجتماعی عبادات

اجتماعی طور پر عبادات کی ادائیگی انسان کو معاشرتی نظم کا پابند بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

"وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ "[22]

"اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔"

پانچ اوقات کی نمازیں، عیدین، جمعہ، فطرانہ، مناسک حج انسان کو معاشرتی نظم کا پابند بناتے ہیں کہ وہ ہر کام کو وقت پر کرنا سیکھ لے، اسی طرح روزہ طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک بھوکا رہنے کا نام نہیں بلکہ معاشرتی نظم کا پابند بنانے کا درس دیتا ہے اور ضبط نفس بھی پیدا کرتا ہے۔ حج اور قربانی کے دنوں میں جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں مناسک حج کی ادائیگی کے دوران نظم وضبط کا عملی مظاہرہ دیکھنے میں آتا ہے وہ بھی شریعت محمدی کی برکات کی وجہ ہے ورنہ اتنے لوگوں کو قابو کرنا اور انتظام کرنا ممکن نہیں۔

5.1.3 مسجد افراد معاشرہ کی اولین تربیت گاہ

اسلامی زندگی میں مساجد کو بہت زیادہ عظمت و احترام حاصل ہے۔ یہ ایک کثیر المقصد ادارہ ہے جہاں عبادت، مشاورت، اشاعت تعلیم، اجتماعیت، اطاعت امیر اور اخوت و ہمدردی کا درس ملتا ہے، جس سے انسانی زندگی میں معاشرتی نظم پیدا ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

"وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدً۔"[23]

"بے شک مسجدیں صرف اللہ کے لیے ہیں، ان میں اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو۔"

مسلمانوں کو مسجد میں پاک صاف ہو کر اور زیب وزینت کے ساتھ آنے کا حکم دیا گیا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

"يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ۔"[24]

"اے بنی آدم! ہر نماز کے وقت تم اپنے طور پر زینت اختیار کیا کرو۔"

مسجد مسلمانوں کو سادگی، صفائی اور پاکیزگی کی تعلیم دیتی ہے کیونکہ جب نمازی مسجد آتا ہے تو اس کا لباس اور جسم پاک صاف ہوتا ہے۔ رسول اللہ نے مسجد نبوی سے ہی صحابہ کرامؓ کی تربیت فرمائی اور انہیں معاشرتی نظم کا پابند بنا دیا۔

مساجد دار العبادت اور دار الذکر ہیں یہاں نماز کے علاوہ وعظ و نصیحت بھی کی جاتی ہے اور جمعہ وعیدین کا خطبہ بھی دیا جاتا ہے۔ مساجد میں انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر سب مسلمان آتے ہیں۔ تمام مسلمانوں کا اکٹھا ہو کر نماز ادا کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ مسلمان قوم ایک متحد قوم ہے۔ مسجد میں آکر مسلمانوں کو آداب مجلس اور آداب معاشرت کے اصول اور طریقوں کی عملی تربیت حاصل ہوتی ہے جو چھوٹوں اور بڑوں سب کو معاشرتی نظم کا پابند بناتی ہے، جیسا کہ ارشاد ربانی ہے

" وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ۔"[25]

"اور نماز ادا کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرو، رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔"

سب نمازیوں کا نماز کے وقت پر ایک جگہ اکٹھا ہونا اور باجماعت ایک امام کی اقتدا میں نماز ادا کرنا بھی معاشرتی نظم کا پابند بناتا ہے۔

5.1.4 فکر آخرت

دنیاوی زندگی کے بعد آخرت میں دنیاوی زندگی میں انجام دیے جانے والے اعمال کا حساب اسلام کے بنیادی عقائد میں شامل ہے، جس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔ خالق کائنات کے سامنے جواب دہی کا یہ تصور جب عملی رویے میں ڈھلتا ہے تو ایسا معاشرہ وجود میں آتا ہے جس میں خیر کے فروغ کے امکانات برائی کے فروغ کی نسبت زیادہ ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن میں ایمان پر استحکام اور کفر کے انکار کی بنیاد اسی تصور کو قرار دیا گیا ہے۔ قرآن ایمان بالآخرت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے واضح کرتا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

"كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ" [26]

"تم کس طرح اللہ کا انکار کرتے ہو حالانکہ تم بے جان تھے اس نے تمہیں زندگی بخشی، پھر تمہیں موت سے ہمکنار کرے گا اور پھر تمہیں زندہ کرے گا، پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔"

5.2 عوامی سطح پر معاشرتی نظم کے قیام کے لئے کی جانے والی کاوشیں

عوامی سطح سے مراد عوام کا انفرادی طور پر معاشرتی نظم کو قائم کرنے کے لیے کوشش کرنا ہے۔ ہر فرد جب اس کوشش میں ہو کہ وہ اپنی ذمہ داری کو پورا کرے اور دوسرے کے حق کو ضائع نہ ہونے دے، اس حوالے سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

" أن الدين النصيحة"[27] "بے شک دین خیر خواہی کا نام ہے۔"

مسلمانوں سے بھلائی و خیر خواہی کرنے کے لیے انہیں معاشرتی نظم کا پابند کرنے کی کوشش کرنا ہوگی تاکہ وہ افراط و تفریط سے بچ کر صراط مستقیم پر رہ سکیں۔ اس مقصد کے لئے معاشرتی نظم سے وابستہ افراد کو مندرجہ ذیل اقدامات کرنا ہوں گے۔

5.2.1 احساس ذمہ داری

معاشرے میں رہنے والے ہر فرد پر کوئی نہ کوئی ذمہ داری عائد ہے اور یہ ذمہ داری ادا کیے بغیر معاشرے میں اپنا مقام برقرار رکھنا مشکل ہے باپ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کی کفالت کرے، ماں اپنے بچوں کی بہتر پرورش کی ذمہ دار ہے اور بیوی کا نان و نفقہ خاوند کی ذمہ داری ہے۔ بیوی کے ذمہ ہے کہ اپنے بستر پر اپنے خاوند کے علاوہ کسی اور کو نہ آنے دے۔ اولاد اپنے بوڑھے والدین کی نگہداشت کی ذمہ دار ہے، یہی احساس ذمہ داری خاندانی نظام کی شان ہے اور اجتماعی ذمہ داری بھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"البينة على المدعي واليمين على المدعى عليه "[28]

"دلیل لانا مدعی پر لازم ہے اور قسم مدعی علیہ پر ہے۔"

اگر لوگوں میں احساس ذمہ داری پیدا کر دیا جائے تو اس سے معاشرتی نظم کے بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے اس اعتبار سے احساس ذمہ داری ضبط پیدا کرنے کا ذریعہ ہے اور داخلی ضبط تو اس کے بغیر قطعی ناممکن ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته"[29]

"تم میں سے ہر ایک راعی ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہو گا۔"

5.2.2 ماحول کے اثرات

معاشرے کا ماحول اور فضا بھی انسان کو عمل پر اکساتے ہیں۔ انسان جس طرح کے رویے اپنے ارد گرد محسوس کرتا ہے وہ خود بھی ویسا ہی انداز فکر و عمل اپنانے کی کوشش کرتا ہے۔ اسلامی ریاست کی بڑی خوبی ریاست کا صاف ستھرا اور پاکیزہ ماحول ہے جہاں ہر طرف معاشرتی نظم، اجتماعیت، پابندی وقت، حسن اخلاق، اور اسلامی اخوت و محبت کا دور دورہ ہوتا ہے۔ دن میں پانچ مرتبہ آذانوں کی گونج ،باجماعت نمازوں اور تلاوت کلام پاک سے فضاؤں میں پاکیزگی کا احساس ہوتا ہے۔ ماحول کی پاکیزگی کے لیے غیبت، تجسس اور بدگمانی سے منع کیا گیا۔ اس طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد باری تعالیٰ ہے

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ"[30]

"ایمان والو بہت گمان کرنے سے بچو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں، تجسس نہ کرو اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا، دیکھو تم خود اس سے گھن کھاتے ہو۔"

اس طرح معاشرتی نظم کو قائم رکھنے کے حوالے سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"إِنَّكَ إِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ، أَوْ كِدْتَ أَنْ تُفْسِدَهُمْ"[31]

"اگر تم لوگوں کے مخفی حالات معلوم کرنے کے درپے ہو گئے تو ان کو بگاڑ دو گے یا بگاڑ کے قریب پہنچا دو گے۔"

5.2.3 امر بالمعروف و نہی عن المنکر

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اہتمام معاشرتی نظم کے قیام کیلئے ساز گار فضا بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے یہ ہر فرد اور پورے معاشرے کا بھی فرض ہے، جیسے ارشاد ربانی ہے

"كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔"[32]

"تم بہترین امت ہو جو لوگوں کیلئے پیدا کی گئی ہے کہ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو۔"

اس آیت کے مخاطب اسلامی معاشرے کے تمام افراد ہیں اور یہ امت مسلمہ کا فرض ہے کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام معاشرتی، معاشی اور اخلاقی سطح پر انجام دیں۔ اس حوالے سے رسول ﷺ نے فرمایا

"مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الإِيمَانِ۔"[33]

"تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روکے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اپنے دل سے (برا جانے) اور یہ ایمان کا کم ترین درجہ ہے۔"

اس حدیث کی رو سے ہر فرد پر لازم ہے کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فرض اپنی حد تک ادا کرتا رہے۔

Vol.1, No.01, July to Dec. 2023,
Page No. 12- 32

5.2.4 حب انسانیت اور احترام آدمیت

انسانیت سے محبت کرنا دین اسلام کا خاصہ ہے۔ تمام انسان اللہ کے تخلیق کردہ ہیں۔ انسانوں سے محبت کرنے کا درس دین اسلام نے سکھایا ہے۔ اس حوالے سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"الخلق كلهم عيال الله فأحب الخلق إلى الله أنفعهم لعياله"[34]

"تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے، تو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جو اسکے عیال کو زیادہ نفع پہنچانے والا ہے۔"

یہ حدیث تمام مخلوق کو اللہ کا کنبہ قرار دیتی ہے۔ جو لوگ اللہ کی مخلوق کے ساتھ محبت کرتے ہیں، انہیں انسانیت سے محبت کے جذبے سے سرشار ہو کر تمام انسانوں سے بھلائی کرنی چاہیے اور اس سے انسان معاشرتی نظم کا پابند ہوتا ہے۔ انسانیت سے محبت کرنے سے ہی خدمت خلق کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْالْقَاءِمِاللَّيْلَالصَّاءِمِ النَّهَارَ"[35]

"غریبوں اور بیواؤں کی خدمت کرنے والا وہ درجہ رکھتا ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے، رات بھر نماز پڑھنے اور دن بھر روزہ رکھنے والے کا ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے انسانیت سے محبت کا درس دیتے ہوئے ارشاد فرمایا

"الحب لله ، والبغض لله۔" [36]

"کسی سے محبت کرو تو اللہ کے لیے اور بغض رکھو تو اللہ کے لیے۔"

5.3 معاشرتی نظم کے قائم کرنے کے لیے حکومتی سطح پر کی جانے والی کاوشیں

رسول ﷺ نے پہلی اسلامی ریاست مدینہ منورہ میں ایک معیاری نظام حکومت قائم فرمایا کیونکہ حکومتی استحکام کے بغیر مقاصد شریعت کا حصول ممکن نہیں ہے۔ قرآن مجید میں اللہ، رسول اللہ اور اولی الامر کی اطاعت کو ایک ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ "[37]

"اے ایمان والو اللہ اور اسکے رسول اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی اطاعت کرو۔"

اسی طرح قرآن مجید میں آیا ہے

"لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللهُ مَنْ يَنْصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ "[38]

"ہم نے اپنے رُسولوں کو واضح نشانیوں اور ہدایات کے ساتھ بھیجا، اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں اور لوہا اتارا جس میں بڑا زور ہے اور لوگوں کے لیے منافع ہیں یہ اس لیے کیا گیا ہے کہ اللہ کو معلوم ہو جائے کہ کون اس کو دیکھے بغیر اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے۔"

سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ اس آیت مبارکہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"انبیاء کرامؑ کے مشن کو بیان کرنے کے معاًبعد یہ فرمانا کہ ہم نے لوہا نازل کیا جس میں بڑا زور اور لوگوں کے لئے منافع ہیں، خود بخود اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہاں لوہے سے مراد سیاسی اور جنگی قوت ہے اور کلام کا مدعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو قیام عدل کی محض ایک اسکیم پیش کردینے کے لئے مبعوث نہیں فرمایا تھا بلکہ یہ بات بھی ان کے مشن میں شامل تھی کہ اس کو عملاً نافذ کرنے کی کوشش کی جائے اور وہ قوت فراہم کی جائے جس سے فی الواقع نظم وضبط قائم ہو سکے، اسے درہم برہم کرنے والوں کو سزا دی جاسکے اور اس کی مزاحمت کرنے والوں کا زور توڑا جا سکے۔"[39]

معاشرتی نظم کے قیام و بقاء کے ضروری ہے کہ حاکم حدود اللہ کو قائم رکھیں، محکومین اطاعت کریں اور اجتماعی معاملات باہمی مشاورت سے طے کریں۔ معاشرتی نظم کے قیام کی تمام کاوشیں اسی صورت میں بارآور ثابت ہوسکتی ہیں جب کوئی منظم حکومت یا ریاست اس جدوجہد کی پشت پناہی کے لئے موجود ہو۔ ریاست انسانی اجتماع کا سب سے بڑا اور عظیم مظہر ہے جب کسی قوم کا اجتماعی شعور بیدار ہوتا ہے تو افراد اپنے لیے ایک ریاست کا قیام عمل میں لاتے ہیں کیونکہ اجتماعی زندگی کے نظم کو قائم کرنے کے لیے ایک قوت قاہرہ کی ضرورت ہوتی ہے اور اسی طاقت کا نام "ریاست" ہے۔ ریاست کا مقصد معاشرتی نظم قائم کرنا ہے تاکہ افراد کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں انتشار پیدا نہ ہو۔ اسلام اور ریاست ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم ہیں۔ مسلمان جب تک ایک اسلامی ریاست قائم نہ کرلیں تب تک وہ باطل نظام میں زندگی نہیں گزار سکتے۔ ریاست مندرجہ ذیل طریقوں سے معاشرتی نظم کا پابند بناتی ہے:

5.3.1 اخلاقی تربیت

اخلاق زندگی کو طریقے اور سلیقے سے گزارنے کا نام ہے اور اس کی تربیت دین حقیقی کا مقصود ہے رسول ﷺ کو اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث فرمایا گیا، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

" إنما بعثت لأتمم مكارم الأخلاق۔"[40]

"میں مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔"

معاشرے میں امن وسکون اور معاشرتی نظم کی پابندی کے لیے عوام کی اخلاقی تربیت بہت ضروری ہے۔ اخلاق حسنہ کی بدولت انسان کو معاشرتی نظم کا پابند بنایا جاتا ہے، سزا سے نہیں۔ اسلام نے اخلاق حسنہ پر بہت زور دیا ہے۔ آپ ﷺ کے دور میں نہ تو پولیس تھی اور نہ محاسب، لیکن حالت یہ تھی کوئی آرہا ہے کہ یا رسول اللہ حد جاری فرمادیں میں نے فلاں گناہ کیا ہے لوگ خوشی خوشی اپنے آپ کو رجم اور درے مارنے کے لیے پیش کر دیتے تھے یہ صرف اور صرف اخلاق کی بدولت تھا اپ ﷺ نے اپنے شاگردوں میں اخلاقی جرات پیدا کر دی تھی وہ دنیا میں ہی اپنے گناہوں سے پاک ہونا چاہتے تھے، جیسا کہ ماعز اسلمیؓ کے واقعہ سے پتہ چلتا ہے

"فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِى. فَقَالَ النَّبِىُّ صلى الله عليه وسلم مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم« فِيمَ أُطَهِّرُكَ ». فَقَالَ مِنَ الزِّنَى.. قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم « أَزَنَيْتَ ». فَقَالَ نَعَمْ. فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ۔"[41]

Vol.1, No.01, July to Dec. 2023,
Page No. 12- 32

"پس کہا اے اللہ کے رسول مجھے پاک کر دیجئے تو پھر نبی ﷺ نے اسی طرح فرمایا۔ حتی کہ جب چوتھی مرتبہ انہوں نے کہا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کس وجہ سے تجھے پاک کروں۔ ماعز بولے زنا کی وجہ سے، پھر آپ نے دریافت فرمایا کیا تو نے زنا کیا ہے؟ وہ بولا ہاں تو، آپ ﷺ نے رجم کا حکم فرمایا۔"

5.3.2 سزا

اسلام نے سزا کو نظم پیدا کرنے کے ذریعہ کے طور پر استعمال کیا ہے اسلام سزا کے خوف کے ذریعے فرد کو برے افعال سے باز رکھتا ہے۔ سزا کا اصل مقصد فرد کو برائی سے اور اللہ کی نافرمانی سے بچا کر رضائے الٰہی کے حصول کی طرف مائل کرنا ہے۔ اسلام کے نزدیک انسان کی عظمت اس میں ہے کہ وہ سزا کے خارجی محرک کے بغیر درست طرز عمل اختیار کرے۔

معاشرے میں سرکش اور عادی مجرم بھی ہوتے ہیں اور شریف النفس بھی۔ عفو و درگذر سے مجرم اور زیادہ دلیر ہو جاتے ہیں اور ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ شرپسند افراد کو راہ راست پر لانے کے لیے ضروری ہے کہ معاشرے میں جرائم پیشہ افراد کے لیے سزا کا تعین ہو تاکہ شرپسند افراد پرامن شہریوں کا امن وسکون برباد نہ کرسکیں۔ اس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے قصاص کو تمام انسانوں کے لیے زندگی قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا

"وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ"[42]

"اے عقلمندو! اور تمہارے واسطے قصاص لینے میں بڑی زندگی ہے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔"

اسلام کے معاشرتی نظم میں نرمی اور سختی دونوں پہلو ہیں، جرم ثابت ہونے پر مجرم پر ترس کھانے کو معیوب قرار دیا گیا ہے۔ حدود کے معاملے میں عفو تو درکنار، نرمی کرنا بھی اللہ کی ناراضگی کا باعث ہے۔ سختی اس لئے کہ اس کے بغیر معاشرتی نظم کا قیام ممکن نہیں ہے۔

"اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِىْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وٰحِدٍ مِّنْهُمَا مِاْئَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ۔"[43]

"زانی اور زانیہ (غیر محصن) میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور تمہیں ان پر اللہ کے معاملے میں ہرگز ترس نہ آئے۔"

جہاں تک حقوق العباد کا تعلق ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ نے عفو و درگزر اور احسان کا معاملہ کرنے کی تلقین کی ہے حتی کہ حدود میں بھی جرم ثابت ہونے سے قبل نرمی کرنے کی تاکید کی گئی ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"ادرؤا الحدود عن المسلمين مااستطعتم فان كان له مخرج فخلوا سبيله فان الامام ان يخطئ فى العفو خير من ان يخطى فى العقوبة ۔"[44]

"جس حد تک ممکن ہو مسلمانوں سے حدود کو ساقط کرو، اگر بچنے کی کوئی صورت ہو تو اس کو چھوڑ دو، کسی حاکم کا معافی میں غلطی کرنا سزا میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔"

دور نبوی ﷺ میں نہ کوئی جیل خانے تھے اور نہ ہی کوڑے مارنے والے جلاد مقرر تھے۔ عدالت شاذونادر ہی کوئی سزا دیتی تھی۔ اس لیے اس بارے میں بہت کم واقعات ملتے ہیں، البتہ ڈانٹ ڈپٹ اور ناراضگی کا انداز آپ ﷺ نے نظم کے کمزور یا ختم ہونے پر فرمایا جیسے غزوہ تبوک کے موقع پر دو صحابہ کرامؓ جو جنگ میں سستی یا غفلت کی وجہ سے نہ شامل ہو سکے کے ساتھ معاشرتی مقاطع کا حکم فرمایا، حضرت عمرؓ کے تورات پڑھنے پر اظہار ناراضگی فرمایا، البتہ حدود کے پامال ہونے پر شرعی سزائیں نافذ فرمائیں۔

مذکورہ بالا ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ عفو و احسان کا مقام قانون عقوبت سے بلند ہے لیکن ان سب باتوں کے باوجود جب قانون نظم حرکت میں آتا ہے تو پوری سختی اور شدت کے ساتھ آتا ہے۔ معاشرتی نظم کے قیام وبقاء کے لئے ضروری ہے کہ حدود وتعزیرات کے مؤثر نظام کو نافذ کیا جائے۔ اگرچہ مملکت خداداد پاکستان میں بھی قرآن وسنت پر مبنی حدود کا نظام حدود آرڈیننس کے نام سے نافذ العمل ہے تاہم بوجوہ اس پر اس کی روح کے مطابق عمل نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے اس نظام کی برکات سے افراد معاشرہ مستفید نہیں ہو سکے۔

5.3.3 جزا/حوصلہ افزائی

اسلامی تصور ضبط میں جزا کو نظم پیدا کرنے کا بہترین اور اصل طریقہ سمجھا جاتا ہے رضائے الٰہی اور جنت کی نعمتوں کے حصول کے لیے نیکی کا راستہ اختیار کرنا جزا کے محرک کے استعمال کی ایک روشن مثال ہے۔ اسلام حکمرانوں سے یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ لوگوں کے اچھے طرز عمل پر ان سے بہتر سلوک کرے۔

رسول اللہ ﷺ نے جزا کے طور پر کوئی مادی انعام تو شاید ہی کسی کو عطا فرمایا ہو لیکن لشکر کا جھنڈا، امامت کا منصب، ابو خزیمہؓ انصاری کی گواہی دو آدمیوں کے برابر، مختلف مواقعوں پر صحابہؓ کو مختلف القابات سے نوازا جیسے ابو بکر کو صدیقؓ، عشرہ مبشرہ صحابہ کرامؓ کو دنیا میں جنت کی بشارت، غزوہ بدر کے شرکاء کا اعزاز کہ آج کے بعد گناہ بھی کریں تو محاسبہ نہیں ہو گا جیسے فتح مکہ کے وقت حاطب بن ابی بلتعہؓ سے آپ ﷺ نے کوئی مواخذہ نہیں فرمایا، سعد ابن وقاصؓ کو جنگ احد کے موقع پر فداہ ابی و امی، حنظلہؓ کو غسیل الملائکہ اور جنگ موتہ میں حضرت خالد بن ولیدؓ کو سیف اللہ کے القابات سے نوازا، کچھ موجود نہ ہونے پر برکت اور جنت میں داخلے کی دعا فرمائی اور اخروی انعامات کا وعدے بھی زبان رسالت سے فرمائے، جیسا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"من يضمن لي ما بين لحييه وما بين رجليه أضمن له الجنة "[45]

"جو شخص زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کی ضمانت دے، میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں"

صلہ رحمی کرنے والے کے بارے میں ارشاد فرمایا

" من أحب أن يبسط له في رزقه وينسأ له في أثره فليصل رحمه"[46]

"جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے روزی میں فراخی اور عمر میں برکت ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔"

5.3.4 تعلیم وتربیت

بچوں کی شخصیت کی تعمیر و تشکیل کے لیے تعلیم کا اہتمام وانتظام نہایت ضروری ہے تعلیم کا یہ اہتمام تقریبا ہر معاشرے میں پایا جاتا ہے۔ افراد کی تعلیم وتربیت کے لیے موجودہ دور میں تعلیم کے مروجہ اسلوب تین ہیں: رسمی، نیم رسمی یا غیر رسمی۔ ہر فرد ان میں سے ایک اسلوب سے ضرور مستفید ہوتا ہے۔ کوئی بھی ریاست اس وقت تک نہیں چل سکتی جب تک وہ اپنے چلانے والوں کو تربیت دینے کا اور ان کو نظم وضبط کا پابند بنانے کا انتظام نہ کرے اور یہ تعلیم نظام تعلیم کے ذریعے ہی ممکن ہے اس لحاظ سے تعلیم وہ اجتماعی عمل ہے جس کے ذریعے معاشرہ نوخیز نسلوں کو اسلامی تصور حیات سکھاتا ہے اسلامی عقائد واقدار ان کے اذہان میں راسخ کرتا ہے اور اسلامی افکار کی روشنی میں آداب زندگی، معاشرتی نظم اور اخلاق کی تربیت دیتا ہے۔ اسلام نے مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کی تعلیم وتربیت پر زور دیا تاکہ معاشرے کی تعمیر

ISSN Online: 3006-8215
ISSN Print: 3006-8007

وترقی میں عورت اپنا کلیدی کردار ادا کر سکے، تعلیم کو فرض قرار دیتے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"طلب العلم فريضة على كل مسلم۔"[47] "علم کی طلب ہر مسلمان پر فرض ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اس حدیث کی بنا پر ابو طالب مکیؒ نے علم کی دو اقسام بیان کی ہیں:

"بني الإسلام على خمس شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله وإقام الصلاة وإيتاء الزكاة والحج وصوم رمضان۔"[48]

"اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز کا قائم کرنا اور زکوۃ کا ادا کرنا اور حج اور رمضان کے روزے رکھنا۔"

"علم معاملہ اور علم مکاشفہ۔ علم مکاشفہ سے مراد وہ علم ہے جس پر ہر عاقل بالغ کو جس معاملے پر عمل کا پابند بنایا گیا ہے وہ تین ہیں، یعنی اعتقاد یعنی جن چیزوں پر یقین رکھنا ضروری ہے، فعل یعنی جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے، ترک فعل۔ یعنی جن افعال سے رکنے یا بچنے کا حکم دیا گیا ہو۔"[49]

ترک فعل میں معاشرتی نظم توڑنے والے معاملات آتے ہیں جن سے رکنے کا حکم نصوص سے ثابت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ تعلیمی انقلاب برپا کیا کہ دنیا آج تک ایسا تعلیمی انقلاب نہیں لا سکی اور نہ لا سکتی ہے۔

5.3.5 مخلص اور مؤثر قیادت

بہترین قیادت کی وجہ سے ریاست کا معاشرتی نظم بہتر ہوتا ہے۔ آپ ﷺ کی وجہ سے عرب کے جاہل معاشرے میں انقلاب آیا اور اجڈ، گنوار اور امی عربی دنیا کی متمدن قوت بن کر ابھرے، پوری دنیا پر حکمرانی کی اور نظم وضبط کی مثالیں قائم کیں۔ اس حوالے سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"خِيَارُأَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ. قَالُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلاَ نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذَلِكَ قَالَ أَلاَ مَنْ وَلِيَ عَلَيْهِ وَالٍ فَرَآهُ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللهِ فَلْيَكْرَهْ مَا يَأْتِي مِنْ مَعْصِيَةِ اللهِ وَلاَ يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ۔"[50]

"تمہارے حاکموں میں سے بہترین حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں اور ان کے لئے تم دعا کرو اور وہ تمہارے لئے دعا کریں، اور بدترین حاکم وہ ہیں جن سے تم نفرت کرو اور وہ تم سے نفرت کریں اور تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم ایسے بدترین حاکموں کو معزول نہ کریں، فرمایا نہیں جو شخص تم پر حاکم بنایا جائے اور تم اس میں کوئی ایسی بات دیکھو جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر مبنی ہے تو تم اس بات کو برا سمجھو مگر اس کی اطاعت سے دست بردار نہ ہو جاؤ۔"

اسی طرح ایک اور موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"ان الله ليزع بالسلطان مالا يزع بالقرآن ۔"[51]

"اللہ تعالیٰ حکومت کی طاقت سے ان چیزوں کا سد باب کر دیتا ہے جن کا سد باب قرآن سے نہیں۔"

حضرت عمرؓ کا دور خلفائے راشدین میں سے مثالی گنا جاتا ہے جب شیر اور بکری ایک ہی گھاٹ پہ پانی پیتے۔ صحابہ کرامؓ کا حج کے موقع پر

محاسبہ کرتے۔ عمال اور گورنروں کے خلاف لوگوں استغاثہ پیش کرتے اور موقع پر ہی انصاف ملتا۔

5.3.6 بنیادی انسانی حقوق کا تحفظ

بنیادی حقوق سے مراد عوام کی وہ بنیادی ضروریات ہیں، جن پر انسانی زندگی کا دارومدار اور انحصار ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے تمام انسانوں کو بنیادی حقوق دیئے، اس سلسلے میں آپ ﷺ کا خطبہ حجتہ الوداع[52] مسلمانوں کے لیے مشعل راہ ہے اور اسے انسانی حقوق کا عالمگیر منشور مانا جاتا ہے۔ قرآن وحدیث میں انسان کے بنیادی حقوق کے تحفظ کی ہدایت پائی جاتی ہے۔ جس میں اس کی جان، مال، عزت، آزادی اور معاش جیسے حقوق کا ذکر ہے۔ ایک ریاست کو اپنی ہیئت حاکمہ میں اور معاشرے کو اپنی حیثیت اجتماعیہ میں ان حقوق کی ادائیگی اور ان ضروریات کی فراہمی کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ اگر کسی کے بھی بنیادی حقوق چھینے جائیں چاہے وہ مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، مسلمان ہو یا غیر مسلم تو معاشرتی نظم کے کمزور ہونے یا توڑنے جانے کا اندیشہ سامنے آئے گا۔

5.3.7 حقوق و فرائض کا تعین

شریعت اسلامیہ میں حقوق و فرائض کے تعین میں بہت توازن رکھا گیا ہے اور حقوق و فرائض لازم وملزوم ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اصل توجہ اور زور فرائض کی ادائیگی پر دیا گیا ہے، اس لئے کہ ادائیگی فرض کا احساس و شعور انسان میں مثبت اور تعمیری انداز فکر پیدا کرتا ہے جو معاشرہ کی تعمیر واصلاح اور تنظیم کے لئے بہت ضروری ہے۔ تعلیمات نبوی ﷺ کا خلاصہ یہ ہے کہ فرض کی ادائیگی عظیم امانت ہے اور کوئی شخص اس امانت سے دست بردار نہیں ہو سکتا، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

" كلكم راع فمسؤول عن رعيته فالأمير الذي على الناس راع وهو مسؤول عنهم والرجل راع على أهل بيته وهو مسؤول عنهم والمرأة راعية على بيت بعلها وولده وهي مسؤولة عنهم والعبد راع على مال سيده وهو مسؤول عنه ألا فكلكم راع وكلكم مسؤول عن رعيته"[53]

" تم میں سے ہر شخص اپنے زیر دستوں کا راعی ہے ہر شخص سے اس کی ماتحت رعیت کی بابت باز پرس ہو گی۔ امام، خلیفہ، حاکم، امیر سے جو اپنے علاقہ کے لوگوں کا نگہبان وراعی ہے اس سے رعیت کی بابت پوچھا جائے گا اور غلام اپنے آقا کے مال کا محافظ ہے اس سے اس کی بابت پوچھا جائے گا۔ خبردار تم میں سے ہر شخص سے متعلقہ امور کی باز پرس ہو گی۔"

5.3.8 قانون سازی

کوئی بھی ریاست آئین و قانون سے ماورا نہیں۔ یہ ہر ریاست کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ قانون سازی قرآن وسنت کی روشنی میں سہل اور قابل عمل کروائے۔ اس حوالے سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"يسرا ولا تعسرا وبشرا ولا تنفرا۔"[54]

اگر قوانین سازی کے وقت آسانی کی بجائے تنگی والا معاملہ سامنے آئے تو پھر معاشرتی نظم کو برقرار رکھنا مشکل ہو گا۔

5.3.9 احتساب

احتساب کا مطلب ہے لوگوں کے غلط کاموں پر مواخذہ کرنا، قوانین پر عمل درآمد حکمران کراتے ہیں اگر ان کا محاسبہ نہ ہو تو یہ بگڑ جاتے ہیں اور قوانین کو توڑنے کا مظاہرہ کرتے ہیں جس کی وجہ سے معاشرتی نظم کمزور ہو جاتا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

"أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ يُتْرَكَ سُدًى۔"[55]

"کیا انسان اس خیال میں ہے کہ اسے یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا۔"

اس آیت مبارکہ کی روشنی میں ہر انسان کی ہدایت اور محاسبہ کا انتظام کیا گیا ہے اور یہ رسول اللہ ﷺ کے عمل سے بھی ثابت ہے

"رسول الله ﷺ مَرَّ عَلَى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلاً فَقَالَ مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ » قَالَ أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِقَالَ «أَفَلاَ جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَىْ يَرَاهُ النَّاسُ" [56]

"رسول اللہ ﷺ غلے کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے اور اس میں اپنا ہاتھ ڈالا تو ہاتھ کے ساتھ کچھ نمی لگ گئی، آپ ﷺ نے غلے کے مالک سے پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! یہ بارش سے بھیگ گیا ہے۔ آپ "تم نے اسے غلے کے اوپر کیوں نہ رکھ دیا کہ لوگ اسے دیکھ لیتے"

رسول اللہ ﷺ خود عمال کا احتساب فرماتے تھے تاکہ ان کی اصلاح بھی ہو جائے، جیسا کہ اس حدیث مبارکہ میں ہے

" استعمل النبي صلى الله عليه و سلم رجلا من الأزد يقال له ابن اللتبية على الصدقة فلما قدم قال هذا لكم وهذا أهدي لي . قال (فهلا جلس في بيت أبيه أو بيت أمه فينظر يهدى له أم لا ؟ والذي نفسي بيده لا يأخذ أحد منه شيئا إلا جاء به يوم القيامة يحمله على رقبته إن كان بعيرا له رغاء أو بقرة لها خوار أو شاه يتعر" [57]

"صدقات کے محصل ابن اللتیبہ ازدیؓ کے پاس تحائف دیکھ کر آپ ﷺ نے اس سے باقاعدہ احتساب لیا اور اس حیثیت میں تحائف لینے پر ان کی خوب سرزنش کی اور آخرت کا حساب یاد دلایا۔"

آپ ﷺ کے محتسب محمد بن مسلمہؓ ہی دور صدیقی اور فاروقی میں محتسب رہے۔

"أن سعدا لما بنى القصر قال انقطع الصويت فبعث إليه محمد بن مسلمة فلما قدم أخرج زنده وأورى ناره " [58]

"حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے جب لوگوں سے الگ رہنے کے لیے حویلی بنوائی تو حضرت عمرؓ نے محمد بن مسلمہؓ کو اسے جلانے کے لیے بھیجا اور انہوں نے وہ جا کر جلادی۔"

احتساب کا باقاعدہ ادارہ اسلام میں شروع ہی سے قائم ہو گیا تھا۔ اس ادارہ نے اصلاح معاشرہ اور معاشرتی نظم کے قیام میں جو خدمات سرانجام دیں وہ اپنی مثال آپ ہیں اور اسی روایت کو زندہ رکھ کر معاشرتی نظم قائم ہو سکتا ہے۔

5.3.10 عدل وانصاف

عدل و انصاف کی فوری فراہمی معاشرتی نظم پیدا کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ دین کا مقصود ہی دنیا میں نظام عدل کا قیام و بقاء ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

"إِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ ۔" [59] "اللہ تعالیٰ عدل کا حکم دیتا ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے انصاف قائم کرنے والوں کو خوشخبری سناتے ہوئے ارشاد فرمایا

" إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوا " [60]

"بے شک انصاف کرنے والے اللہ تعالیٰ کے پاس نور کے ممبروں پر دائیں ہاتھ بٹھائے جائیں گے اور اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو حکومتی معاملات میں، اپنے گھر والوں کے درمیان اور جو ذمہ داری بھی ان کے سپرد کی

گئی ہو اس میں بھی انصاف کرتے ہوں۔"

حقیقت میں انبیائے کرام کی بعثت کا مقصد عدل و انصاف پر مبنی نظام کا قیام تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسا عدل و انصاف پر مبنی معاشرہ قائم فرمایا کہ دوستی و دشمنی کی وجہ سے نہ تو اس کے قواعد و ضوابط بدلتے ہیں اور نہ ہی افراد کی باہمی قرابت یا اقوام کے باہمی بغض و عناد سے متاثر ہوتا ہے۔ اس سے تمام انسان یکساں مستفید ہوتے ہیں، نہ تو حسب و نسب کا فرق ان میں تفریق و امتیاز کا باعث بنتا ہے نہ مال و جاہ کا، اسی طرح دوسری قومیں بھی اس سے مستفید ہوتی ہیں چاہے ان کے اور مسلمانوں کے درمیان عداوت و دشمنی ہی کیوں نہ ہو۔ عدل و انصاف کے باب میں یہ ایسا بلند معیار ہے جسے آج تک کوئی قومی یا بین الاقوامی قانون نہیں پا سکا اور اسی سے ہی معاشرتی نظم قائم ہوتا ہے۔

خلاصۃ البحث

انسان کا عقائد، عبادات، معاشرت، معیشت، معاملات اور اخلاقیات میں میانہ روی اختیار کرتے ہوئے راہ راست پر قائم رہنا معاشرتی نظم کہلاتا ہے۔ انسانی زندگی میں نظم پیدا کرنے کے لیے ہمیں فطری عوامل کو مد نظر رکھتے ہوئے عوامی طور پر انفرادی اور اجتماعی حوالے سے تقویٰ اور فکر آخرت سے متصف ہو کر امر بالمعروف و نہی عن المنکر، احساس ذمہ داری اور حب انسانیت کا جذبہ پیدا کرنا ہو گا۔ حکومتی سطح پر احتساب، بنیادی انسانی حقوق کا تحفظ، حقوق و فرائض کا تعین، عدل و انصاف، موئثر قیادت، تعلیم، اخلاقی تربیت، جزا اور سزا کے ذریعے عوام الناس کو معاشرتی نظم کا پابند کرنا ہو گا۔

دنیا میں معاشرتی نظم کی صورتحال اس وقت معروضی ہے لیکن اگر معاشرے میں اخلاقی اقدار کو اس طرح پروان چڑھایا جائے کہ ہر آدمی اپنا خود محاسبہ کر کے نہ صرف اپنی اصلاح کرے بلکہ دوسروں کی اصلاح کا سبب بھی بنے۔ تنقید کی بجائے عملی اقدامات کر کے معاشرہ کے افراد کو معاشرتی نظم کا پابند بنایا جائے۔ ہمیں اجتماعی طور پر اپنے معاملات کو سدھارنا ہو گا۔ قومی سلامتی کے امور اور موجودہ گھمبیر مسائل جیسے مہنگائی، دہشت گردی، کرپشن، لوڈشیڈنگ، سودی نظام، مسلک کے تعصب اور معاشی ناہمواری کو باہمی مشاورت، مناسب منصوبہ بندی اور اجتہادی بصیرت سے حل کر کے معاشرتی نظم کو بہتر بنا کر ریاست کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کی ضرورت ہے۔

نتائج

اس مضمون سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

1. معاشرتی نظم انسانی زندگی کے لیے بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے بغیر نہ تو اللہ پاک کو راضی کیا جا سکتا ہے اور نہ لوگوں کو راضی کیا جا سکتا ہے۔
2. معاشرتی نظم کا حسن اخلاقی اقدار ہیں۔ اخلاقی اقدار کو اختیار کرنے سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کو ممکن بنایا جا سکتا ہے۔
3. اجتماعی طور پر اپنے معاملات کو سدھارنے اور قومی مسائل کو باہمی مشاورت اور مناسب منصوبہ بندی سے حل کر کے معاشرتی نظم کو بہتر بنا کر ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کی ضرورت ہے۔
4. نظام احتساب فعال کرنے کی ضرورت ہے جو بلا تفریق سب کا احتساب کرے۔
5. بنیادی انسانی حقوق ہر صورت میں ادا کیے جائیں، نیز ہر کسی کے دین، عزت، جان اور مال کا تحفظ کیا جائے۔
6. منتظمین کا رویہ عوام کے لیے نمونہ ہو، حکمران درست ہوں گے تو عوام بھی اپنے اعمال و افعال ٹھیک طور پر نجام دے گی۔
7. نظام تعلیم کو عمل کے ساتھ مشروط کرنے اور اخلاقیات کو نصاب تعلیم میں شامل کرنے کی ضرورت ہے۔

ISSN Online: 3006-8215
ISSN Print: 3006-8007

Vol.1, No.01, July to Dec. 2023,
Page No. 12- 32

مصادرومراجع

1 القرآن ، 51:56

Al- Qur'an, 51:56

2 القرآن ، 21:33

Al- Qur'an, 21:33

3 علي بن حسام الدين، كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال،كتاب الإمارة ،الفصل الأول في الترغيب فيها،مؤسسة الرسالة،الطبعة الخامسة، 1401ھ/1981م، رقم الحديث:14613

Ali bin Hussām al-Dĩn, Kuňz al-Umãl fi Sunan al-Aq̊wãl Wãl̊ạåf̊, Kitāb al-Imāraẗ, Al̊-Faṣl l̊ạåwãl Fil-Tãr̊gẖīb Fīhā , Mūåsãsa Al-Rĩsāla, fifth edition, 1401 AH/1981 AD, Hadith No: 14613

4 بلیاوی ، عبدالحفیظ ، المنجد ، مکتبہ قدوسیہ ، لاہور، 2000، صفحہ: 492، 904

Balyạwi, Abdul Hafeeẓ, Al̊-Manjĩd, Maḵtaba Qudusia, Lāhore, 2000, Pp: 492, 904

5 القرآن ، 112:11

Al- Qur'an, 112:11

6 المسلم ،مسلم بن الحجاج،النیشاپوری، الجامع الصحیح ،دارالجبل، بیروت،س۔ن، کتاب الایمان، باب جامع اوصاف الاسلام،رقم الحدیث:168

Al̊-Muslim, Musl̊im bin Al̊-Hajjāj, Al̊-Nishāpuri, Al̊-Jāma'i Al̊-Sahih, Dār Al̊-Jubal, Beirut, S.N., Kitāb Al̊-Imān, Bāab Jāma'i Usāf Al̊-Islām, Hadith No: 168

7 النووی، یحیٰ بن شرف،ریاض الصالحین ،باب فی استقامۃ، فرید بک سٹال، لاہور، طبع الاول : 1986،رقم الحدیث :86

Al̊ Nawi, Yahya bin Sharaf, Riāz Al̊-Sāliheen, Farid Book Stall, Lāhore, 1986, Hadith No: 86

8 ایضاً

Ibid

9 المسلم ، الجامع الصحیح ، کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار، باب لَنْ يَدْخُلَ أَحَدٌ الْجَنَّةَ، رقم الحدیث:7295

Al̊-Muslim, Al̊-Jāma'i Al̊-Sahih, ḵitạb Sifaẗ Al̊-qīāmaẗ wāl̊janāẗ..,Baāb lań yad̊kẖul.,Hadith No: 7295

10 النووی،ریاض الصالحین، باب فی استقامۃ ،رقم الحدیث :86

Al̊ Nawi, Riāz Al̊-Sāliheen, Bāab fi Istiqāma, Hadith No: 86

11 المسلم ، الجامع الصحیح ، کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار، باب لَنْ يَدْخُلَ أَحَدٌ الْجَنَّةَ، رقم الحدیث:7295

Al̊-Muslim, Al̊-Jāma'i Al̊-Sahih, ḵitạb Sifaẗ Al̊-qīāmaẗ .. , Baāb lań yad̊kẖul ạḥadu..,Hadith No: 7295

12 القرآن ، 22:21

Al- Qur'an ̓, 22:21

13 البخاری، الجامع الصحیح ،باب الحق فی الجسم والصوم ، رقم الحدیث :1874

Al̊-Bukẖạri, Al̊-Jāma'i Al̊-Sahih, Baāb Al̊-Haq fi Al̊-Jiŝim wālṣãŵm, Hadith No :1874

14 العاملي ،محمد بن حسين،دار الكتب العلمية - بيروت / لبنان - 1418هـ، جلد 1، صفحہ: 263

Al̊-Amilī, Muhammãd bin Hussain, Dār al-Kutub Al̊-Elamīya - Beirūt - 1418 AH, Volume 1, Page: 263

15 علی بن حسام الدین،کنز العمال ، کتاب الغضب ، رقم الحدیث :2901

ʿAli bin Hussām al-Dĩn, Kuňz al-Umãl, Kitāb Al̊-ghazab, Hadith No: 2901

16 البخاری ،الجامع الصحیح ، کتاب قول النبی ﷺ ،باب إكرام الضيف،رقم الحدیث :5

Al̊-Bukẖạri, Al̊-Jāma'i Al̊-Sahih, ḵtạb Qaŵl-ul-Nabi Baāb ạk̊rāmi ạlzãŷf, Hadith No: 5

17 المسلم ،الجامع الصحیح ، کتاب البر والصلہ ، باب تَفْسِيرِ الْبِرِّ وَالإِثْمِ ، رقم الحدیث:6680

Al̊-Muslim, Al̊-Jāma'i Al̊-Sahih, ḵitạb Al̊-Bir wālsila, Taf̊sīr ạl̊bir wāl̊ạịŝmi, Hadith No: 6680

18 احمد بن حنبل ،مسند احمد بن حنبل، موسسۃ قرطبہ ، قاہرہ، س۔ن،رقم الحدیث : 4269

Aḥ̊mad Bin Hańbal, Mušnad Aḥ̊mad̊ Bin Hańbal, Mussat Cordoba, Cairo, S.N., Hadith No: 4269

19 علی بن حسام الدین ،کنز العمال ، باب في الاحتكار والتسعير ، رقم الحدیث:9722

ʿAli bin Hussām al-Dĩn, Kuňz al-Umãl, Bāab, fi Al̊-aḥ̊tikār, wāltaŝʿr, Hadith No: 9722

20 القرآن ، 13:49

Al- Qur'an, 13:49

21 مسند احمد بن حنبل،حدیث رجل من أصحاب النبي صلی اللہ علیہ و سلم ، رقم 23536
Muŝnad Aḥmad Bin Hañbal, Hadees Rajuli^{n} miñ Aåṣḥāb Al-ul-Nabi, Hadith No. 23536

22 القرآن ، 43:2
Al- Qur'an, 43:2

23 القرآن ، 18:72
Al- Qur'an, 18:72

24 القرآن ، 31:7
Al- Qur'an, 31:7

25 القرآن ، 43:2
Al- Qur'an, 43:2

26 القرآن ، 28:2
Al- Qur'an, 2:28

27 المسلم ، الجامع الصحیح ، باب بیان ان الدین النصیحة ، رقم الحدیث :57
Aỉ-Muslim, Aỉ-Jāma'i Aỉ-Sahih, Bāab Biyān Aỉ-din, Aỉ-nsiha, Hadith No: 57

28 علی بن حسام الدین ،کنز العمال ، کتاب الدعوی ، رقم الحدیث:15283
ʿAli bin Hussām al-Dĩn, Kuñz al-Umãl, ḵitạb Aỉ-dʿwai, Hadith No: 15283

29 البخاری، الجامع الصحیح ،کتاب النکاح، باب المرأة راعیة في بیت زوجہا ،رقم الحدیث: 4904
Aỉ-Bukẖari, Aỉ-Jāma'i Aỉ-Sahih, ḵitạb Aỉ-Nikah, Bāab Almirato Rʿaiyah, fi Bait , Hadith No: 4904

30 القرآن ، 12:49
Al- Qur'an, 12:49

31 أ بو داود ،سنن أبي داود، كِتَاب الْأَدَبِ ،بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّجَسُّسِ، رقم الحدیث: 4888
Abu-Dāwudi, ḵitạb uỉ-ảdab, Bāab fī ạlnãẖy ʿan ạltãjasũs, Hadith No :4888

32 القرآن ،110:3
Al- Qur'an, 3:110

33 المسلم، الجامع الصحیح ، کتاب الایمان، باب بَيَانِ كَوْنِ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ مِنَ الإِيمَانِ،رقم الحدیث: 186
Aỉ-Muslim, Aỉ-Jāma'i Aỉ-Sahih, ḵitāb Aỉ-Imān, Bāab Bayān kaŵn Alnãẖy ʿAnĩ Aỉmuñkar min Aỉ.Imān, Hadith No: 186

34 نور الدین علی بن أبی بکر الہیثمی،مجمع الزوائد ومنبع الفوائد،أبواب فی قضاء الحوائج ونحوہا،باب فضل قضاء الحوائج ، دار الفکر، بیروت 1412ھ ، رقم الحدیث13707
Noor ul-Din ʿAli bin Abi Bakr, Maĵmaʿa ạlzãwāyỉdi wa mañbaʿi Aỉfawāyỉd, Bāab, fy̰ Qazāʾa ạỉḥawāyỉj wa Naḥwhā,Bāb Fazl Qazāʾu Aỉḥawāyỉj, Dār-ul-fiḵr, Beirut 1412 AH, Hadith No: 13707

35 البخاری، الجامع الصحیح ،کتاب النفقات،باب فضل النفقة، رقم الحدیث 5353
Aỉ-Bukẖari, Aỉ-Jāma'i Aỉ-Sahih, ḵitạb Aỉ-nafāqah, Baāb Al-Nafqah Hadith No: 5353

36 البیہقی ، ابو بکر، شعب الایمان، فصل من ھذا الباب مجانبة الفسقة ، رقم الحدیث:9066
Aỉ-Bayhaqi, Abu Bakr, Shab Aỉ-Iman, Faṣiỉ miñ Hazā Aỉ-baāb Mjā nbah, Aỉ-fasqah, Hadith No: 9066

37 القرآن ، 59:4
Al- Qur'an, 59:4

38 القرآن، 57:25
Al- Qur'an ,57:25

39 مودودی، ابو الاعلیٰ ،سید، تفہیم القرآن ، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، 2000ء،322/5
Maududi, Abul-Ala, Syed, Tafhyim Aỉquṙận , Idārah Taṙjumān Aỉquṙận, Lāhore, 2000, 5/322

40 علی بن حسام الدین ،کنز العمال ، الفصل الاول فی الترغیب ، رقم الحدیث: 5217

ISSN Online: 3006-8215
ISSN Print: 3006-8007

ʿAli bin Hussām al-Dĩn, Kuñz al-Umãl, Fasal Awal fi Aỉ-targheeb, Hadith NoL 5217

41 المسلم، الجامع الصحیح ، کتاب الحدود، باب مَنِ اعْتَرَفَ عَلَى نَفْسِهِ بِالزِّنَا. رقم الحدیث:4527

Aỉ-Muslim, Aỉ-Jāma'i Aỉ-Sahih, ḵitāb Alhadood, Baāb Manĩạiʿ̃tarafa ʿalay̱ naf̊sih , Hadith No: 4527

42 القرآن ،179:2

Al- Qur'an, 2:179

43 القرآن ، 2:2

Al- Qur'an, 2:24

44 الترمذی، الجامع الترمذی، دار احیاء التراث ، بیروت ،س۔ن، کتاب الحدود، باب ماجاء فی درءالحدود، رقم الحدیث : 1424

Aỉ-Tirmizi, Muhammād Ibn ʿIsa, Al-Jami' Aỉj̊āmiʿa Aỉtrmdẖy, Daār Ahyā Aỉ-turās Aỉ-ʿarbi, Beruit, S.N, ḵitāb Aỉ-Hadood, Baāb Mājāʾa fy̰ drʾạlḥdwd, Hadith No: 1424

45 البخاری، الجامع الصحیح ،کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان ، رقم الحدیث :6109

Aỉ-Bukẖạri, Aỉ-Jāma'i Aỉ-Sahih, ḵitāb Aỉ-Riqaq, Baāb Hifz̊i ạllĩsān, , Hadith No: 6109

46 البخاری، الجامع الصحیح ، کتاب لادب ،باب من بسط لہ في الرزق بصلة الرحم ، رقم الحدیث:5640

Aỉ-Bukẖạri, Aỉ-Jāma'i Aỉ-Sahih, ḵitạb Aỉ-Adab, Bāab Min bast lahu fi Alrizq …, Hadith No: 5640

47 ابن ماجہ ، السنن، الکتاب في الإیمان وفضائل الصحابة والعلم ، باب فضل العلماء على طلب العلم ،رقم الحدیث: 224

Ib̊n Mạjah, Aỉ-Sunan, Aỉ-kitāb fĩỉ-Imān wa fazāyỉl Alṣāḥābaẗ., Baāb Fazãl uỉʿulamā, Hadith No: 224

48 البخاری ، الجامع الصحیح ، کتاب الایمان ، باب الایمان وقول النبی ، رقم الحدیث:8

Aỉ-Bukẖạri, Aỉ-Jāma'i Aỉ-Sahih, ḵtạb Qaẘl-ul-Nabi Baāb ạk̊rāmi ạlzãŷf, Hadith No: 8

49 الغزالی ، محمد بن محمد، احیاء العلوم(مترجم)، مکتبہ المدینہ باب المدینہ،کراچی، 2012ء، جلد1، ص:7

Al-Ghāzali, Muhammād Bin Muhammād, Ihya Al-Uloom, Maktaba al-Madinah Bab al-Madinah, Karachi, 2012, Volume 1, p.71

50 المسلم، الجامع الصحیح ، کتاب الاما رة،باب خِيَارِ الأَئِمَّةِ وَشِرَارِهِمْ ،رقم الحدیث :4911

Aỉ-Muslim, Aỉ-Jāma'i Aỉ-Sahih, ḵitāb Alạmạrah, Bāb kẖīāri ạỉạỷimãẗ wa Sẖirārihim̊, Hadith No: 4911

51 احمد بن یحی بن فضل الله، القرشی، شہاب الدین، التعریت با لمصطلح الشریف، دارالکتب العلمیہ ، بیروت، الطبع اولیٰ، 1998ء، باب والتقالید والتفاویض والتواقیع۔

Aḥ̊mad̊ Bin Yaḥya Bin Fazãl Allah , Alqarsẖy, Sẖihạb Aldin , Altʿryt Biạ limuṣ̊ṭalaḥa Alsẖryf, Dạrạlḵutb Alʿlmy̰ah, Berut, 1st Edition, 1998̰ , Bāb Wạltqạly̰d Wạltf̰awy̰z Wạltwạqy̰ʿ

52 ہشام، عبدالملک ،ابومحمد، مترجم سید یٰسین علی حسنی نظامی دہلوی ،سیرت النبی ﷺ (کامل)ابن ہشام ،باب خطبہ حجتہ الوداع ، ادارہ اسلامیات ،لاہور، 1992،جلد2،ص:388

Hasham, Abdul Malik, Abu Muhammad, Mutarjam, Syed Yasin Ali Hasni Nizami Dehlavi, Sirat al-Nabi Ibn Hasham, Bāb Khubah Hujatulwida, Idarha, Islamiyat, Lahore, 1992, Volume 2, p: 388

53 البخاری، الجامع الصحیح، کتاب العتق ، باب کراهية التطاول على الرقيق، رقم الحدیث:2416

ḵtạb, Alʿtiq, Bāb Krāhiyah Alttā wal ʿali Alrqiq, Hadith No: 2416 Aỉ-Bukẖạri, Aỉ-Jāma'i Aỉ-Sahih,

54 البخاری، الجامع الصحیح، کتاب قول النبی ﷺ یسر ولا تعسر ا ،باب یسرا ولا تعسرا، رقم الحدیث:5773

Aỉ-Bukẖạri, Aỉ-Jāma'i Aỉ-Sahih, ḵtạb, Qaul Al-Nabi Yusair wala Tuesir, Hadith No: 5773

55 القرآن ، 36:75

Al- Qur'an, 36:75

56 المسلم، الجامع الصحیح ،کتاب الایمان، باب قول النبیﷺ من غش فلیس منا ، رقم الحدیث:295

Aỉ-Muslim, Aỉ-Jāma'i Aỉ-Sahih, ḵitāb Al-Imān, Bāb Qaul Al-Nabi Man Ghasha …, Hadith No: 295

57 البخاری، الجامع الصحیح ، کتاب الهبه ، باب من لم يقبل الهدية ، رقم الحدیث :2457

Aỉ-Bukẖạri, Aỉ-Jāma'i Aỉ-Sahih,kitạb Alhinah, Baāb Man Lam Yuqbal .., Hadith No: 2457

58 مسند احمد،مسند احمدبن حنبل ، مسند عمر بن الخطاب ، رقم الحدیث: 390

Ahmad Bin Hañbal, Mus̊nad Aḥ̊mad̊, Mus̊nad ʿUmar Bin Al-Khitab, Hadith No: 390

59 القرآن ، 90:16

Al- Qur'an, 90:16

60 المسلم، الجامع الصحیح، کتاب الامارة، باب فضیلة الامام العادل، رقم الحدیث:4825
Aỉ-Muslim, Aỉ-Jāma'i Aỉ-Sahih, ḵitāb Al-Amarah, Baāb Fazilah Al-Imam Al-ʿadil, Hadith No: 4825